درجہ سادسہ کے نصاب میں شامل ایک اہم کتاب مطول کے بہترین نوٹس بنام

عرفان المطول

از قلم: أبو القاسم محمد عرفان عطاری

طالب عطار
+92315-4878295

مرکزی جامعة المدینہ فیصل آباد

Scanned with CamScanner

① الحمد کی تعریف، حمد و شکر کا مورد اور متعلق اور ان کے درمیان نسبت بیان کریں؟

حمد سے مراد زبان سے تعریف کرنا کسی کی اختیاری خوبی پر برابر ہے کہ اس خوبی کا تعلق فضائل (ایسی صفات جو غیر کی طرف متعدی نہ ہو علم والا ہونا / قادر ہونا) سے ہو یا فواضل (ایسی صفات جو غیر کی طرف متعدی ہوں) سے ہو۔

حمد کا مورد زبان ہے اور متعلق عام ہے نعمت ہو یا نہ ہو جبکہ شکر کا مورد عام ہے زبان اعضاء دل وغیرہ جبکہ اس کا متعلق خاص ہے نعمت کے ملنے پر ہی شکر ہوتا ہے۔ حمد و شکر کے درمیان عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے جہاں یہ نسبت ہو وہاں 3 مادے ایک اجتماعی دو افتراقی جمع ہوتے ہیں۔

شکر سے مراد ایسے امر کو ظاہر کرنا جو انعام کرنے والے کی تعظیم کو اس کے انعام کرنے کے سبب چاہے۔

② الحمد للہ کی جگہ الحمد للخالق یا الرازق کیوں نہ کہا نیز صفت انعام کو کیوں ذکر کیا اور صفت حمد کو مقدم کیوں کیا۔

اگر الحمد للخالق یا رازق بولتے تو یہ وہم پیدا ہوتا کہ اللہ پاک اس صفت کی وجہ سے حمد کا مستحق ہے لیکن دوسری صفات کی وجہ سے حمد کا مستحق نہیں اس اس وہم کو دور کرنے کے لیے للہ ذکر کیا۔

صفت انعام اس لیے ذکر کیا تاکہ پتہ چل جائے اللہ تعالیٰ اپنی ذات کی وجہ سے ہی حمد کا مستحق ہے صفات کا اعتبار نہ بھی کیا جائے تب بھی حمد کا مستحق ہے کیونکہ وہ ذات واجب الوجود ہے اور واجب الوجود ذات وہی ہوتی ہے جو تمام صفات کا جامع ہو۔

الحمد للہ میں الحمد صفت کو مقدم کیا مقتضائے حال کے تقاضا کرنے کی وجہ سے کہ یہ حمد کے زیادہ اہتمام ہے اللہ کے انعام کرنے پر بطور شکر اللہ کا حمد کرنا مقصود ہے انعام یہ کہ کتاب لکھنے پر بطور شکر میں حمد کرنا مقصود تھا اگرچہ اللہ کا ذکر اہم ہے ذاتی طور پر

الحمد میں الف لام کونسا ہے صاحب کشاف معتزلی کا اعتراض و جواب بیان کریں اور یہ بیان کریں الف لام جنسی لینا اولیٰ ہے اس کی وجوہات بیان کریں

الحمد میں الف لام جنسی لینا اور استغراقی لینا دونوں جائز ہیں لیکن جنسی لینا اولیٰ ہے صاحب کشاف امام زمخشری جو کہ معتزلی ہے انہوں نے اپنی کتاب میں الف لام جنسی مراد لیا ہے تو بعض لوگوں نے یہ وہم کیا کہ انہوں نے اپنا مذہب معتزلہ ثابت کرنے کے لئے جنسی مراد لیا ہے ان کے نزدیک معتزلہ کے افعال دو طرح کے ہیں۔

ایک افعال غیر اختیاریہ (علم، خوبصورت، قادر) ان کا خالق اللہ تعالیٰ ہے لہذا اس کے ذریعے حمد اللہ تعالیٰ کی ہوگی اگر بندوں کی بھی اس کے ذریعے تعریف کی جائے تب بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف ہوگی اور افعال اختیاریہ سے تعریف کی تو اس کا خالق اللہ تعالیٰ نہیں ہے بلکہ بندے ہیں لہذا تمام حمد کو جنسی لینے سے اللہ کے لئے ثابت نہیں ہوتیں کیونکہ بعض ہوتیں ہیں اور بعض بندوں کی ہوتیں ہیں۔

ان کا جواب تب ثابت ہوگا جب الف لام جنسی مراد لیں الف لام جنسی دو طرح کا ہے ایک جنس کے تمام افراد پائے جائیں گے اور دوسرا اگر ایک فرد بھی پایا گیا تب بھی جنسی ہے۔ اگر استغراقی مانے تو تمام تعریفیں اللہ کے لئے ثابت ہوں گی

الف لام جنسی لینا زیادہ اولیٰ ہے اس لئے یہ سمجھنے کے زیادہ قریب ہے۔

عرب میں زیادہ مشہور ہے اگر جنسی نہ لیں تو عرفی مشہور بات کی مخالفت ہوگی،

مصادر پر عموماً الف لام جنسی داخل ہوتا ہے۔

جب الف لام استغراقی کے قرینہ مخفی ہوں تو جنسی مراد لینا اولیٰ ہے۔

④ علی ما انعم میں ما مصدریہ ہے یا موصولہ مکمل تحقیق بیان کریں

ما مصدریہ ہے یا موصولہ لینے سے لفظاً اور معنی خرابی لازم آئے گی جب جملہ صلہ بنے
تو ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو ما موصولہ کی طرف لوٹے جو موصوف علیہ کا حکم وہی معطوف کا
حکم ہے لفظی خرابی اس طرح انعم بہ تو دوری عبارت بنے گی انعم بہ میں ھو ضمیر اسم
جلالت کی طرف راجع ہے اور بہ ضمیر ثانی (بہ کی) جو ما موصولہ کی طرف لوٹائی جائے گی.
اور علمہ من البیان مالم نعلم انعم پہ عطف جب ہو گا تو علمہ بہ ہوگا.
علم میں بھی پوشیدہ ضمیر ماننی پڑے گی اور علم کا دوسرا مفعول مالم نعلم ہے (موجود) لہذا محذوف
مفعول ماننا درست نہیں ہے لہذا اس کو صلہ بنانا بھی درست نہیں اسی لئے لفظی خرابی آئے گی
کہ ایک میں ضمیر محذوف ماننا درست دوسرے میں درست نہیں ہے بعض لوگ علماء میں
ضمیر محذوف ماننا درست ہے جب ما موصولہ مانیں وہ اس طرح کہ آپ

① مالم نعلم کو ضمیر محذوف علمہ میں ہ ضمیر سے بدل بنا دیں اور ضمیر مبدل منہ بنا دیں
② مالم نعلم کو مبتدا محذوف کی خبر بنا دیں
③ اعنی فعل کا مفعول بنا دیں مالم نعلم کو تب ضمیر لینا درست ہوگا.

تو شارح نے جواب دیا العیاذ کرنے سے محذوفات اور تکلفات اٹھانی پڑ رہی ہے جبکہ
بلاغت کا قاعدہ ہے کہ بلاغت آسانی کا تقاضا کرتا ہے لہذا اگر مصدر مانیں تو آسانی
سے سمجھ آجائے گی معنی خرابی یہ ہے کہ ایک نعمت اور ایک انعام ہوتا ہے
انعام منعم کی صفت ہے جب تک انعام کرنے والا ہے تب تک انعام کی صفت اسکے
ساتھ قائم ہے اور نفس نعمت سے اللہ تعالیٰ کی حمد نہیں ہے اگر ما موصولہ میں تو
حمد نفس نعمت پر ہے اور ما مصدریہ میں تو منعم کے انعام کے سبب حمد ہے.
اب ماتن نے نعمتوں کا ذکر اس لئے نہ کیا کہ ① عبارت ان تمام نعمتوں کا احاطہ کرنا
سے قاصر ہے اگر کوئی ایک نعمت ذکر کر دیتے تو یہ وہم پیدا ہوتا کہ جو ذکر کردہ نعمتیں
ہیں بس اسی وجہ سے تو حمد کا مستحق ہے جو ذکر نہ کی ان کی وجہ سے حامد نہیں اسی وجہ
سے کوئی نعمت ذکر نہ کی تاکہ سامع کا ذہن چلا جائے ہر ممکن راستے پر کہ جن جن
نعمتوں کا وہ تصور ذہن میں لائے ان نعمتوں کی طرف ذہن چلا جائے.

⑤

۵ اصولی نعمتوں کا ذکر کیوں کیا؟

ماتن نے ۵ اصولی نعمتوں ① بیان (واضح بولنے کی صلاحیت) ② ذکر رسول ③ قرآن ④ حکومت ان کا خاص طور پر ذکر کیا اس لئے کہ ان کی نوع انسانی کو ضرورت پڑتی ہے۔ بیان کی ضرورت اس لئے کہ انسان طبعی طور پر مدنی الطبع ہے کہ انسان محتاج ہے اپنی زندگی گزارنے میں نوع انسان کے ساتھ اکٹھے رہنے کے ساتھ محتاج اس لئے کہ وہ ایک دوسرے کے محتاج ہیں باہم لباس، خوراک، غذا دینے وغیرہ میں لہذا ہر شخص جو حاصل کرتا ہے باہم تعاون پہنچا لیتا ہے جو اس کے دل میں بات ہے اس لئے پہلے بیان کو ذکر کیا ہے۔ اگر بولیں اشارہ سے یعنی نوع انسان کی بات سمجھا دیتے تو اشارہ کافی نہیں اس لئے تب لکھنے میں دشواری ہوتی کہ ہر وقت قلم اور کاغذ کی ضرورت ہوتی اور ہر بات لکھی جانے تو سمجھانے کا مقصد فوت ہو جائے گا جیسے سانپ نکل چلے ہو۔ جب سب نے اپنی مرضی کے مطابق ہر دوسرے کو دبانا چاہا تو ضرورت قوانین شریعت کی ضرورت پیش آئی جو شریعت کے احکام کو واضح کرے اور خطا سے محفوظ کرے اور وہ شارح آقا علیہ السلام ہیں اس لئے ذکر رسول ذکر کیا کیونکہ شارح کی ذات بھی اصولی نعمت اور عظیم الشان نعمت ہے اور شارح کا ممتاز ہونا اس طرح ہے کہ انبیاء کرام سے ثابت ہو کہ یہ شریعت ان کے رب کی طرف سے ہے نہ کہ اپنی طرف سے اور قرآن اعلیٰ معجزہ ہے جو حق و باطل کے درمیان فرق کرتا ہے یہ بھی عمدہ اللہ ہے۔

⑥

امّا بعد کی تحقیق بیان کریں

بعد کا مضاف الیہ محذوف اور منوی ہو تب یہ مبنی بر ضمہ ہے جیسے امّا فعل پر داخل ہوتا ہے جبکہ یہاں پر فعل موجود نہیں (۲) فلما پر فا جزائیہ لانا بھی درست نہیں کیونکہ فعل شرط موجود نہیں ہے۔

امّا کی اصل مہما یکن من شیئ ہے۔ اب امّا اسم کی جگہ واقع ہے تو مناسبت کی وجہ سے وہ مبتدا ہے اور امّا فعل کی جگہ واقع ہے تو یہ شرط ہے اور ان دونوں معنوں کو متضمن ہے شرط کے معنی کو متضمن ہونے کی وجہ سے فا لازم ہوتی اور امّا کے ابتدا کے معنی کو متضمن ہونے کی وجہ سے اسم جو کہ مبتدا ہے وہ لازم ہوا۔ اب جب امّا اسم کی جگہ ہے تو اسمیت لازم ہے جبکہ امّا حرف ہے تو اسم کے تقاضا کو پورا کرنے کے لئے امّا کے بعد فقط اسم کو لائے تاکہ تقاضا پورا ہو جائے۔ امّا جب فعل کی جگہ واقع ہو تو یہ فعل شرط ہے تو جزا پر فا لازم تھی جبکہ فقط پر فا جزا آ نہیں سکتی اس

Scanned with CamScanner

فا کے تقاضا کو پورا کرنا کے لئے لما پر حرف جزائیہ داخل کر دیا۔

(7) الہ کیلشف عن وجوہ الاعجاز فی نظم القرآن استاد ما پہ کس دعوے کی
دلیل ہے وضاحت کریں؟ اس میں موجود استعارات بیان کریں۔

(8)

فان قیل: کیف توفیق بین ماذکرہ ھذا و بین ماذکرہ فی المفتاح عبارت کی وضاحت اعتراض و جواب بیان کریں؟

تلخیص المفتاح اور صاحب مفتاح العلوم کی عبارتوں میں جو تعارض ہے وہ یہ ہے
علامہ قزوینی فرماتے ہیں۔

① اعجاز کا ادراک علم بلاغت کے ذریعے ہوتا ہے ② نظم قرآن میں وجوہ اعجاز سے پردوں کو کھولنا ممکن ہے
علامہ سکاکی فرماتے ہیں.

① مدرک الاعجاز ذوق سلیم ہے ② وجوہ الاعجاز سے پردوں کو کھولنا ممکن نہیں ہے

ان دونوں بزرگوں کی عبارتوں میں تعارض ہے تو ان دونوں میں تطبیق دینا ممکن ہے
علامہ سکاکی نے جو فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ وجوہ الاعجاز سے پردہ ہٹانا ممکن نہیں اس سے مراد لفظوں میں اسکے وصف کو بیان کرنا ممکن نہیں ہے اور حقیقت بیان کرنا ممکن نہیں اگرچہ ذوق سلیم کے ذریعے اسکا کچھ نہ کچھ ادراک ہوجاتا ہے جیسے نمکین ذائقہ
اور جو تلخیص المفتاح نے فرمایا اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ لفظوں میں اسکے وصف کو بیان کرنا ممکن نہیں ہے اگرچہ بلاغت کے ذریعے اسکا علم حاصل ہوجاتا ہے لیکن یہ بس ذوق سلیم کے واسطے سے جو علم بلاغت سے پیدا ہوتا ہے پتہ چلا کہ علامہ سکاکی کے نزدیک وجوہ الاعجاز کا ادراک ذوق سلیم پر بلا واسطہ علم حاصل ہوتا ہے جبکہ تلخیص المفتاح کے نزدیک وجوہ اعجاز کا ادراک علم بلاغت پر موقوف ہے ذوق سلیم کے واسطے سے

(9)

* ضعف اور فاسد میں فرق اور حکم بیان کریں؟

ضعف وہ ہے جو جمہور کے خلاف ہو مشہور نحوی کے خلاف ہو اور غیر جمہور اس کو درست مانتے ہیں ضعف کا حکم یہ جائز ہے.

(10) فاسد سے مراد جو جمہور کے اور غیر جمہور کے خلاف ہو اسکا حکم یہ ناجائز ہے

2 * ضعف تالیف کی تعریف بیان کریں؟

ضعف تالیف سے مراد کلام کے اجزاء کا اس طریقے سے مرکب ہونا کہ ایک مشہور نحوی قانون کے خلاف ہو اکثر نحویوں کے درمیان

3 ضرب غلامہ زیدا میں جمہور اور غیر جمہور کا اختلاف مع دلائل بیان کریں۔

ضَرَبَ غُلَامُہٗ زَیْدًا

اسمیں ہ ضمیر لفظاً اور معنیً مرجع (زیدًا) سے پہلے لائے۔ معنی اس طرح کہ کوئی قرینہ نہیں کہ ضمیر کا مرجع مقدم مانیں مفعول کا رتبہ بعد میں ہی ہوتا ہے یہاں پر مخالفت ہوئی ہے نحویوں کی یہ مثال غیر جمہور کے نزدیک (اضمار قبل الذکر) جائز ہے اور دلیل کے طور پر کہتے ہیں وہ صورت جو فاعل کے ساتھ مفعول بہ کی ضمیر ملی ہوئی ہو تو یہ انکے نزدیک جائز ہے۔

عقلی دلیل دیتے ہیں جائز اس لئے غیر جمہور نے کہا جس طرح فعل فاعل کا تقاضا کرتا ہے اسی طرح مفعول بہ کا بھی محتاج ہوتا ہے لہذا اگر مفعول مؤخر کے ساتھ ضمیر ذکر کی جائے تو فاعل مؤخر کی طرف ضمیر لوٹ جاتی ہے جیسے (ضَرَبَ غُلَامَہٗ زَیْدٌ) یہ جائز ہے کہ ہ ضمیر زید کی طرف لوٹ رہی ہے جس طرح ضرب غلامہٗ زید مثال درست ہے اسی طرح ضرب غلامہٗ زیدًا بھی درست ہے جمہور کے نزدیک یہ درست نہیں وہ اس لئے کہ فاعل کو مفعول پر قیاس کرنا جائز نہیں ہے وہ اس لئے کہ فاعل کو حذف کرنا جائز نہیں جبکہ مفعول حذف ہو جاتا ہے۔

فعل فاعل کے بغیر نہیں آسکتا جبکہ فعل مفعول کے بغیر آسکتا ہے

نقلی دلیل یہ دیتے ہیں "جَزٰی رَبُّہٗ عَنِّیْ عَدِیَّ بْنَ حَاتِمٍ جَزَاءَ الْکِلَابِ الْعَاوِیَاتِ وَقَدْ فَعَلَ"

وقولہ لَمَّا عَصٰی اَصْحَابُہٗ مُصْعَبًا اَدَّی اِلَیْہِ الْکَیْلَ صَاعًا بِصَاعٍ

ربہ میں ہ ضمیر عدی بن حاتم کی طرف لوٹ رہی ہے مرجع بعد میں ہے یہ کلام فصیح و بلیغ ہے

ترجمہ عدی بن حاتم کا رب بدلہ دے میری طرف سے بھونکنے والے کتوں کے بدلہ جیسے کی طرح اور اس نے ایسا کر دیا۔

اصحابہ میں ہ ضمیر مصعبا کی طرف لوٹ رہی ہے۔

مصعب کے ساتھیوں نے مصعب کی نافرمانی کی تو انہوں نے اسے پورا بدلہ دیا برابر

علامہ تفتازانی نے فرمایا ان سے استدلال درست نہیں ان میں ربہ میں ہ ضمیر کا مرجع جزی فعل کا مصدر ہے اسی طرح اصحابہ میں ہ ضمیر کا مرجع عصی فعل کا مصدر عصیان ہے

جزی بنوہ ابا الغیلان عن کبر وحسن فعال کما یجزی سنمار

وہاں پر بھی تو ہ ضمیر ابا غیلان کی طرف لوٹ رہی ہے اگر مصدر کی طرف لوٹا ئیں تو مقصود حاصل نہ ہوگا وہ بیٹوں کی مذمت کرنا تھا۔ اس کا جواب دیا کہ یہ دونوں مثالیں شاذ ہیں

4* تنافر کی تعریف اور اسکی دونوں قسموں کی وضاحت مع امثلہ بیان کریں

تنافر سے مراد وہ تنافر کلمات جس کا زبان پر ثقل اور بولنے میں دشواری ہو
اسکی دو قسمیں ہیں (1) وہ تنافر جس میں انتہا درجے کا ثقل ہو. جیسے لیس قرب قبر حرب
"حرب کی قبر کے پاس کوئی قبر نہیں" حرب کی قبر ویران جگہ میں ہے
(2) تنافر کی دوسری قسم وہ ہے جس میں پہلی قسم سے کم تنافر ہے
کریم متی امدحہ امدحہ والوریٰ معی واذا ما لمتہ لمتہ وحدی
میرا کریم ایسا کریم ہے کہ جب میں اسکی مدح کرتا ہوں تو ساری مخلوق میرے ساتھ اسکی مدح کرتی ہے اور
جب میں اسکی ملامت کرتا ہوں تو صرف میں ہی ملامت کرتا ہوں
کیونکہ وہ بادشاہ تعریف کا مستحق ہے نہ کہ مذمت کا (13)

5* لمتہ وحدی سے تو ملامت ظاہر ہوتی ہے جبکہ یہ مقام تو مدح کا ہے مقام مدح سے ظاہر ہوتا

یہ مقام تو مقام مدح ہے جبکہ دوسرے شعر میں مذمت شدہ ہوتی ہے. لمتہ وحدی سے
تو اس کا جواب دیا کہ دوسرے شعر میں بھی مدح ہی ہے مذمت نہیں وہ اس طرح کہ جب
میں مدح کرتا ہوں تو ساری مخلوق مدح کرتی ہے جب میں ملامت کرتا ہوں تب بھی کوئی
اسکی ملامت کرنے میں میرا شریک نہیں ہوتا کہ وہ اتنا اچھا بادشاہ ہے کہ میرے ساتھ
اسکی ملامت کوئی نہیں کرتا کیونکہ وہ بادشاہ تعریف کا مستحق ہے نہ کہ مذمت کا (14)

6* شاعر نے اذا استعمال کیا تو اس سے تو یہ ظاہر ہوا کہ بادشاہ کی ملامت یقینی ہے اذا کی جگہ
(ان) استعمال کرنا چاہئے تھا جو شک پر دلالت کرے اس کا جواب کیا ہے؟

شاعر نے شعر میں اذا استعمال کیا جبکہ اذا وہاں آتا ہے جہاں کسی بات کا یقین
ہو اور ان وہاں آتا ہے جہاں شک ہو شعر میں اذا کہا کہ اسکی ملامت میں یقین ہوا
ہے نہ کہ شک اور اذا کو ماضی کے ساتھ استعمال کرنا میں لطیف اشارہ ہے کہ ملامت
میری طرف سے ہو چکی ہے کہ حقیقت میں جب میں نے ملامت کی تو کوئی بھی ملامت
کرنے میں شریک میرے ساتھ نہ ہوا جب مدح کو ظاہر کیا تو سب ظاہر شریک ہوگئے.

؟ معترض صاحب الایضاح نے یہ کہا کہ امدحہ میں ح اور ہ کا جمع ہونا ثقل کا سبب ہے لہذا مصرعہ امدحہ یہ کلام میں غیر فصیح ہے اگر مصنف کی اس بات کو مان لیا جائے تو قرآن کا بھی غیر فصیح ہونا لازم آئے گا اس کا کیا جواب دیں گے۔

(ج) جب اسماعیل نے اپنے استاد کے سامنے یہ شعر پڑھا اور عرض کیا کہ کیا آپ اسمیں کوئی عیب یا نقص پاتے ہیں تو اسماعیل نے عرض کیا کہ اسمیں نقص یہ ہے کہ مدح کے مقابلے میں لوم استعمال کیا ہے لوم (ملامت) جبکہ مدح کے مقابلے میں ذم یا ہجاء استعمال ہوتا ہے ابن عمید نے فرمایا کوئی اور بھی عیب یا نقص ہے تو عرض کیا کہ نہیں اگر آپکو معلوم ہے تو آپ بتائیں۔ فرمایا امدحہ کی تکرار کی وجہ سے ثقل پیدا ہوا ہے جکی وجہ سے کلام غیر فصیح ہے ح اور ہ کے اکٹھے استعمال کی وجہ سے ثقل اور تنافر پیدا ہوا ہے۔

شارح نے فرمایا یہ بات ہمیں مسلم ہے کہ غیر فصیح ہے لیکن ح اور ہ کی جمع ہونے کی وجہ سے ثقل پیدا نہیں ہوا اگر یہ بات مانیں تو قرآن میں اس طرح کے الفاظ ہیں "فَسَبِّحْهُ" بھی تو آتے ہیں تو قرآن بھی غیر فصیح ہونا لازم آئے گا اور یہ کہنا کوئی بھی مومن جرأت نہیں کر سکتا لہذا ہم مصنف کے کلام میں تاویل کریں گے مصنف کے قول کا شاید مطلب یہ ہوگا امدحہ میں ح اور ہ کا جمع ہونے کی وجہ سے کچھ ثقل پیدا ہوا تھا جو تھوڑی مقدار میں تھا یہ مخل بالفصاحت نہیں تھا لیکن جب امدحہ کے بعد دوسرا امدحہ آیا اس کی تکرار کی وجہ سے ثقل پیدا ہوا اور مخل بالفصاحت بن گیا جبری امدحہ غیر فصیح نہیں ہے تکرار کی وجہ سے مخل بالفصاحت بنا ہے اور اس بات کی صراحت ابن عمید نے بھی کی ہے اور ابن عمید امام الفن ہے اور مصنف کا کلام امام الفن کے خلاف نہیں ہو سکتا اور یہ ح اور ہ حروف حلقی سے ہیں۔ یہاں پر مصنف کو چاہیے تھا کہ امدحہ کی تکرار کی وجہ سے ثقل ہیں بلکہ امدحہ کی تکرار میں ثقل ہے اگر یہ کہتا تو تاویل کی بھی ضرورت نہ پڑتی بات واضح ہو جاتی

تنافر کی ماتن نے 2 مثالیں پیش کیں ان کے درمیان دونوں اشارات سے فرق لکھیں؟

ان دونوں مثالوں میں فرق یہ ہے کہ پہلی مثال جو کہ قصیدوالی ہیں تنافر ثقل اشیاء درجے کا ہے نفس کلمات کے جمع ہونے کے سبب جبکہ دوسری مثال امدحہ میں حروف کے جمع ہونے سبب ثقل کم ہے۔ امام خلخالی بولے یہ سبب نہیں ثقل کا بلکہ ایک کلمہ کا دوسرے کلمہ کے ساتھ بغیر مناسبت کے جمع ہونا ہے جیسے سطل قندیل کا ساتھ لفظ مسجد حمامی کے ساتھ جمع ہے تو شارح نے جواب دیا یہ ان کا وہم ہے یہ زبان پر ثقل کو ثابت نہیں کرتا بلکہ یہ تو بلاغت میں مخل ہیں نہ کہ فصاحت میں

Scanned with CamScanner

11

تعقید

[illegible]

[illegible] کا معنی مراد کی ادائیگی [illegible] اپنا خیال ظاہر [illegible]
[illegible]
[illegible]

اعتراض [illegible] تعقید [illegible]
[illegible] تعقید [illegible]
[illegible] تعقید [illegible]
[illegible] مراد [illegible] تعقید لفظی و معنوی

[illegible]

[illegible]

لوگوں میں اس کی مثال [illegible]
[illegible] ہے۔

اس میں تعقید [illegible] 3 طرح کی [illegible] تعقید [illegible]
[illegible] (1) [illegible]
(2) [illegible]
(3) [illegible]
[illegible] ہے۔

یہ لول کا شعر

وما مثله في الناس إلا مملكا أبو أمه حي أبوه يقاربه

(1) [illegible]

[illegible] ذکر [illegible]
ان لفظوں میں نہ [illegible] میں اس لیے فنون ثلاثہ کو [illegible]

(2) [illegible]

تعقید معنوی [illegible]

(1) [illegible] ہے [illegible]
[illegible] موضوع [illegible] ہے۔

Scanned with CamScanner

(2) مقدم کرنا الاہم — کلام کا وہ ٹکڑا جس کو مقصود سے پہلے لایا جاتا ہے مقصود کو اس کے ساتھ ملانے کے لئے اور اس ٹکڑے سے ذہن سامع کو تیار کرنے کے لئے ہوتا ہے پھر مقصود اس ٹکڑے کے بعد موجود ہو جاتا ہے۔

(ب) [illegible]

تقسیم ثالث 3 خوبیوں پر مشتمل ہے (1) زیادہ نفع والی ہے اس لئے کہ ان سب کا مقصود [illegible] کے اعتبار سے زیادہ اچھی ہے ترتیب کے اعتبار سے (موجود ہے اس ترتیب میں رکھنا)

(2) زیادہ صحیح نفع والی ہے اس لئے کہ مشہور کلام لوگوں کے اعتبار سے زیادہ اتم ہے۔

(3) زیادہ نفع والی ہے اس لئے کہ اصول و قواعد کو زیادہ جانتا ہے

ان تمام خوبیوں کے ساتھ ساتھ اس میں 3 عیوب [illegible] اس وجہ سے ہم نے اس کتاب کو [illegible] طالب کے لئے جو حشو، تطویل اور تعقید سے خالی نہ تھی۔

یہ اختصار [illegible] اور [illegible] جو اس [illegible] تحقیق طالب کی

(2) [illegible]

[illegible]

تقریباً اور طالب کو لم اہمال نفع کا مفعول لہ بنانا درست نہیں ہے اس لئے کہ فعل منفی کا مفعول لہ نہیں آتا بلکہ فعل مثبت کا مفعول لہ آتا ہے کیونکہ مفعول لہ ایسے فعل مذکور کی علت ہوتی ہے فعل منفی لازم ہوتا ہے اب اگر فعل منفی کا مفعول لہ بنائیں تو مقصود [illegible] ہو گا [illegible] نفی فعل منفی پر داخل ہو تو نفی قید کے ساتھ مقید ہو تو نفی قید کی ہوتی ہے نہ کہ مقید کی، {کما فی ذلک القوم احمصوا} [illegible] اتیان فعل کی نفی ہے احمصوا قید ہے [illegible] قید احمصوا کی نفی ہوگی نہ کہ اتیان کی نفی ہوگی۔

لم اہمال نفع فعل منفی ہے [illegible] تو نفی طالب اور [illegible] کی ہوگی۔

یہ مفعول لہ لم اہمال نفع کا نہیں [illegible] فعل [illegible] مفعول لہ ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] اگر مستثنیٰ [illegible]

[illegible] بدل [illegible] ۔ اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

2 [illegible]

[illegible]

[illegible]

3 [illegible] اس طرح کہ [illegible] آپ [illegible]

[illegible] اس کو [illegible]

[illegible] تو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اس کے برعکس اگر

[illegible] اعتراض [illegible]

[illegible] جواب دیا [illegible]

[illegible] عمل کرتا ہے لیکن یہاں [illegible]

[illegible] اسم [illegible] متصل ہو تو عمل کرتا ہے اگر مؤخر ہو

تو عمل نہیں کرتا۔ یہاں پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے خبر مقدم اور اسم مؤخر ہے۔

[illegible] یہ دونوں ترکیبیں معنی میں کوئی دشواری پیدا نہیں کر رہی

[illegible] اس طرح کہ آپ اس [illegible] پہ [illegible] اور [illegible]

[illegible] ہے اب [illegible] میں فاصلہ آنے کی وجہ سے [illegible]

[illegible]

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 26 کنایہ و موسوم کی تعریف اور اس سے پیدا ہونے کا سبب کیا ہے؟

کلام کی دلالت ظاہر پر ہو معنی مرادی پر کسی دلیل کی وجہ سے وہ ظاہر یا تو معنی لغوی سے معنی مجازی کی طرف ہو اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ [illegible] سبب یہ ہے کہ یہ ایسے لوازمات اوپر کو لانے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جو کثیر الاستعمال [illegible] معنی ہیں اور کثیر واسطے ہونے سے یا ہو مقصود پر دلالت کرنے والے قرائن کثیر واسطے معنی ہیں وہ کافی مخفی ہوتے ہیں۔

سوال نمبر (27)

الترھما للاصول ۔ جمعا للاصول ۔ کس کے متعلق ہیں اختلاف مع دلائل بیان کریں؟

للاصول یہ جار مجرور ہے [illegible] جمعا کے متعلق [illegible] الترھما کے [illegible] اس جمعا [illegible] مؤکد جمعا کے متعلق [illegible] جمعا کے متعلق [illegible] اس لئے [illegible] مصدر عامل [illegible] اس وقت مصدر [illegible] مصدر [illegible] مصدر [illegible] یہ آل اور فعل کی تاویل میں ہوتا ہے (2) آل موصول ہوتا ہے اور فعل صلہ ہوتا ہے (3) صلہ موصول سے مقدم نہیں ہو سکتا تو صلہ کا معمول [illegible] بھی اولی مقدم نہیں ہو سکتا [illegible] جیسے [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] مقدم کرد بنا ہے جیسے خاندان دادا باپ بیٹا۔ [illegible] ظاہر نہیں ہے کہ [illegible] معمول [illegible] اس وقت جب معمول [illegible]

(28)

انا اسئل اللہ من الجنۃ [illegible] الحمد للہ اس عبارت کی مکمل وضاحت کریں اور اختلاف [illegible]؟

(جواب)

انا اسئل اللہ [illegible] عاجزی [illegible] اور [illegible] معنی [illegible] اگر [illegible] معنی لیں تو معنی ہوگا میں بھی اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں [illegible] معنی [illegible] یہ معنی درست نہیں اور تاکید والا معنی لینا بھی درست [illegible] کہ [illegible] متکلم شک اور انکار کرے اور [illegible] اس لئے یقین لے [illegible] ہوں گے تو یہ انتہائی دعا

Scanned with CamScanner

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۲۹)

[illegible] کی [illegible] دلائل بیان کریں؟

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(30)

علامہ خلخالی کے نزدیک مسند ذات میں فصل کا سبب کیا ہے اور اس بارے شارح اور ابن الحاجب کا موقف بیان کریں؟

(جواب)

علامہ خلخالی کے نزدیک مسند ذات میں فصل کا سبب [illegible] کا آنا ہے [illegible] اس [illegible] درمیان آ جاتی ہیں [illegible] اور [illegible] سے ہے۔ بلکہ ان متعدد صفات جمع ہو گئی یہی فصل کا سبب ہے۔ یعنی [illegible] اور [illegible] کے درمیان آگیا ہے اگر مبتدا مسند الیہ بولتا تو فصل ختم ہو جاتا

علامہ تفتازانی نے [illegible] ذکر [illegible] کر کے [illegible] ہے [illegible] فصل

[illegible] ہو گا کیونکہ [illegible] کے قبیل سے ہے [illegible] متعدد صفات کے

Scanned with CamScanner

جمع ہونے کے سبب ثقل پیدا ہو جائے کلمہ غیر فصیح ہے

ابن اثیر نے فرمایا بعد المخارج کی وجہ سے ثقل (تنافر) پیدا نہیں ہوتا جیسا کہ بعض لوگوں کا نظریہ ہے کہ بعد المخارج کی وجہ سے ثقل پیدا ہو جاتا ہے دلیل: ایک حرف سے دوسرے حرف کی طرف منتقل ہونا ایسا ہے جیسے چھلانگیں لگانا ہے علامہ تفتازانی نے رد کرتے ہوئے جواب دیا ہے کہ بعد المخارج حروف سے مرکب ہیں لیکن پھر بھی فصیح ہیں جیسے علم۔ ع حلق اور م ہونٹ سے ادا ہوتا ہے پھر بھی فصیح ہے ابن اثیر کہتے ہیں قرب المخارج کی وجہ سے بھی ثقل پیدا نہیں ہوتا جیسا کہ بعض لوگوں کا نظریہ ہے ثقل پیدا ہو جاتا ہے ایک حرف دوسرے حرف میں منتقل ہو جاتا ہے گویا جیسے انسان کا بیڑیوں میں چلنا ہے

(ب) فصاحت کے لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں۔ بلاغت کے لغوی و اصطلاحی [illegible]
اور تنافر کی تحقیق بیان کریں۔

فصاحت کے لغوی معنی ظہور اور بیان ہے

فصاحت سے مراد وہ ہے جس کو معرفہ کلام اور متکلم [illegible]

بلاغت کے لغوی معنی وصول اور انتہا کے ہیں۔

اصطلاح میں مراد کلام کا مقتضیٰ حال کے مطابق [illegible]

عقد ط۔ میں ف شرط پر آیا ہے یہ اسم فعل [illegible]

ف 3 طرح کی ہوتی ہے (1) ف [illegible] فعل شرط کا ہونا ضروری [illegible] (2) [illegible]
لئے [illegible] (3)

[illegible]

[illegible]

(37) قریب الہجا اور حروف کا جمع ہونا اگر ثقل کا سبب ہے تو
ان کا [illegible] عام ہوتا ہے کہ قریب الہجا اور حروف [illegible] قرآن کا بھی
[illegible] ہے کہ اس طرح قرآن [illegible] ظاہر [illegible] اعتراض آئے
گا [illegible]
رد کیا ہے [illegible]

(جواب)

اگر یہ مانا جائے کہ قریب الہجا اور حروف کا جمع ہونا ثقل کا سبب ہے
تو قرآن میں أَلَمْ أَعْهَدْ میں قریب الہجا اور حروف [illegible] مستعمل ہے اس
سے [illegible] فصیح ہے [illegible] سورۃ [illegible] قرآن میں

Scanned with CamScanner

ہے وہ صورت اسی طرح قرآن کا بھی غیر فصیح ہونا لازم آئے گا تو اس پر علامہ زوزنی نے قاعدہ بیان کیا اگر کلام طویل میں سے کوئی ایک کلمہ غیر فصیح آجائے تو اس ایک کی وجہ سے فصیح سارا کا سارا غیر فصیح نہ ہوگا یہ ایسے ہی ہے جیسے اگر کلام طویل عربی میں غیر عربی آجائے تو یہ عربی کلام غیر عربی نہیں ہوتا اس طرح غیر فصیح ہونے کی وجہ سے فصیح کلام بھی غیر فصیح نہ ہوگا لہذا یہ فصاحت سے خارج نہ ہوگا بعض لوگوں نے باطل گمان کیا ہے علامہ زوزنی کے ہر بات کی تائید کرتے ہوئے کہ جزء کا وصف منتفی ہو جائے تو کل وصف منتفی نہیں ہوتا تو شارح نے اس کا جواب دیا۔ کلام فصیح میں ایک کلمہ غیر فصیح آجائے تو کلام فصیح ہی رہے گا یہ دعوی باطل ہے کیونکہ کلام کی فصاحت کے اندر کلمات کا فصیح ہونے کا اعتبار ہے۔ فصاحت کلمہ یہ جز ہیں کلام فصیح کا جب بعض جز منتفی ہو جائے تو کل وصف منتفی ہو جاتا ہے۔ اب رہا سوال کلام فصیح کو کلام عربی پر قیاس کرنا فاسد ہے وہ اس طرح کلام فصیح میں تمام کلمات کا فصیح ہونا شرط ہے اور کلام عربی میں تمام کلمات کا عربی ہونا شرط نہیں ہے۔ اس لئے ان دونوں میں فرق ہے بالفرض مان بھی لیں کہ قرآن کے عربی ہونے پر قیاس کرنا تو اس وقت عربی سے مراد عربی النظم والاسلوب مراد ہے نہ کہ عربی قرآن پر کلام مشتمل ہو۔

پھر اسے غرابت یا غیر عربی ماننے سے اللہ تعالیٰ کی طرف عاجز ہونا یا جاہل ہونے کی نسبت لازم آئے گی کہ اللہ پاک قرآن میں فصیح یا غیر فصیح میں فرق نہیں جانتا تھا یا اللہ پاک فصیح کلام لانے سے عاجز تھا حالانکہ اللہ پاک ان سب سے پاک ہے۔

(38) غرابت کی تعریف بیان کریں اور اسکی دو قسمیں مع امثلہ بیان کریں؟

(ج) کلمہ کا وحشی ہونا وحشی (یعنی ہر کلمہ کی دلالت واضح نہ ہونا) اور مانوس الاستعمال نہ ہو) یعنی عرب کے ہاں معروف نہ ہو بہت کم استعمال ہو اسکی دو قسمیں ہیں (1) ایسا کلمہ جس کا معنی واضح نہ ہو اسکی معرفت کی ضرورت پڑے جو [illegible] تلاش کیا جائے لغت کی [illegible] آسانی سے ذہن اسکی طرف منتقل نہ ہو۔

مثال ، جاحظ ابن عون بصرہ کے رستے سے گزرا اسے اپنی بیماری مرض سفرہ کا غلبہ کی وجہ سے وہ
بے ہوش ہو گیا تو لوگوں نے اس پر جھاڑ پھونک لگائی انگوٹھے نچوڑنے لگے اور کان میں اذان دینے لگے یہ ان
کے درمیان سے گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوا اور بولا تمہیں کیا ہوا کہ تم مجھ پر جمع ہو گئے ہو پاگل پر اکٹھے ہونے کی طرح
اس نے تَکَأکَأْ اور اِفْرَنْقِعُوْا یہ لفظ بولے یہ کبھی پہلے نہ سنا تھا تو غیر عربی تھا زبان
الفاظ کو وہ لوگ اس کو چھوڑ دو اسکا شیطان ہندی زبان میں بول رہا ہے پتہ چلا یہ الفاظ
غیر معروف تھے اس میں غرابت ہے (2) وہ غرابت جس کے معنی کو واضح کرنے کے لیے سبب لغوی
نکالنے کی ضرورت پڑے — وفاحما مرسنا مسرجا

(39)

لفظ مُسَرَّجا میں غرابت کس طرح پائی جاتی ہے کونسے دو معنی لیے جا سکتے ہیں
(ج) مسرجا یا تو سریج سے مشتق ہے سریج ایک لوہار کا نام تھا جس کی
طرف تلواریں منسوب ہیں کہ اس کی ناک سریجی تلوار کی طرح باریک اور برابر ہے۔
یہاں پر ناک کو تلوار سے تشبیہ دی یا یہ سراج چراغ سے مشتق ہے جو کہ
چمک اور روشنی میں چراغ کی طرح ہے ناک ۔ اس میں غرابت اس طرح
ہے کہ یہ مسرج عرب کے ہاں کم الاستعمال ہے ۔

(40)

[illegible]

[illegible] علم معانی [illegible] علم معانی علم بیان کے درمیان

[illegible] علم معانی مفرد اور علم بیان

[illegible] مرکب نہیں [illegible]

[illegible] اسی طرح [illegible] مقتضی الحال

[illegible] رعایت کی جاتی ہے

[illegible] علم معانی [illegible] رعایت ہوتی ہے

[illegible] مقتضی الحال [illegible] ایجاز اطناب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] معلومات [illegible]

[illegible] اصل [illegible]

[illegible] اصل [illegible]

[illegible] علم [illegible] مسائل [illegible]

[illegible] حیثیت (تعریف) [illegible]

[illegible] مسائل [illegible] اصل [illegible]

[illegible] حیثیت سے

[illegible]

[illegible]

علم [illegible] ذریعے انسان جزئی معلومات کے [illegible]

[illegible]

(1) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Scanned with CamScanner

(۲۲)

اور [illegible]

(۲) ملکہ یقینیہ [illegible] علم [illegible]

مناسبت [illegible]

ملکہ [illegible]

[illegible] علم کا ملکہ [illegible]

(۳) کیا آپ ملکہ [illegible]

مراد نہیں ہو سکتی [illegible] تمام مسائل [illegible] مراد [illegible]

کہ اکیلے ذہن اجمالی حالت موجود ہے [illegible]

حاصل کر سکتا ہے [illegible] اجمالی حالت [illegible] ملکہ [illegible]

[illegible] مراد نہیں ہے [illegible]

[illegible] علم کا [illegible]

[illegible] علم [illegible] مراد [illegible]

[illegible] مراد لیا ہے [illegible] مسائل [illegible]

(۱) علم اور معرفت [illegible]

(۱) جب ہم [illegible] ادراک [illegible] تو لفظ معرفت اس کے لئے استعمال کرتے ہیں

قاعدہ علمیہ [illegible] علم [illegible] کے لئے علم کا لفظ استعمال کرتے ہیں

جیسے عرفت اللہ [illegible] علمت نہیں کہتے کیونکہ اللہ کی ذات [illegible] اس لئے عرفت کہا

(۲) معرفت [illegible] اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible] اللہ [illegible]

(۳) [illegible]

[illegible] علم [illegible]

[illegible]

(۲) علم معانی کی تعریف [illegible]

علم معانی ایسا ملکہ ہے جس کے ذریعے لفظ عربی کے احوال کی معرفت حاصل ہوتی ہے جن [illegible]

کے ذریعے لفظ مقتضی حال کے مطابق ہو جاتا ہے

Scanned with CamScanner

(سوال علمی) بعرف یہ [illegible] ؟

علم معانی ایسا علم ہے اس سے جو تراکیب معلوم ہوتی ہیں ان [illegible]
جو تراکیب معلوم ہوں وہاں یہ لفظ استعمال ہوتا ہے

اعتراض: تعریف میں احوال کا لفظ آیا اس سے تمام احوال یا بعض احوال
مراد ہیں اگر تمام مراد ہیں تو [illegible] اس علم کے [illegible]
معلوم ہونے لیتے ہیں تو یہ احتمال [illegible] تمام احوال [illegible]
ان کے لیے لفظ علم لانا محال ہے (2) اگر بعض احوال مراد ہیں [illegible]
غیر متعین ہوں گے اگر غیر متعین مراد لیں مجہول [illegible]
آئے گی اگر متعین احوال مراد لیں اس پر کوئی قرینہ [illegible]
جو اس پر دلالت کرے اعتراض [illegible]

[illegible] آئے گی [illegible] تمام احوال [illegible]
[illegible] احوال [illegible]
[illegible] علم معانی [illegible]
جواب دیا [illegible] علم معانی [illegible] احوال مراد [illegible]
[illegible] اعتراضات [illegible]
مراد یہ ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] اس طرح [illegible]
[illegible] اس علم کے [illegible]
[illegible] مراد [illegible] احوال [illegible]
[illegible]

[illegible] احوال [illegible]

(۱) [illegible]
[illegible]

تکرار ... بھی ... اور ... عبارت میں (احوال یہ ہیں) بعض اوقات یہ بھی تقاضا کرتا ہے لیکن
در حقیقت ... لفظ اصل معنی مراد ... خلاف ظاہر طریقوں سے ادا کرنے
... ہوتی ہے ... مقتضی حال کے مطابق ہوتی ہے

(د) [illegible]

۱۔ احوال ... سبب یا مقتضی احوال کی ہیں
۲۔ مطابقت ... مقتضی الحال ہے
۳۔ مطابق ... لفظ مقتضی الحال کے مطابق ہوتا ہے

... تحریری ہے لیکن مفتاح العلوم کی ایک عبارت ہے
" ... جو ذکر حرف تاکید اور خبر کا تقاضا کرتے " اصل عبارت ہے
... ہوتے ہیں ... حال اور مقتضی الحال (سبب اور مطابق) یہ دونوں ایک
... ان کی عبارت بھی درست ہوگی

جواب ... تاکید حرف ... جو احوال ... کے انہیں مقتضی الحال کہا گیا ہے
سوال ... کے لیے علاقہ مجاز ہونا ضروری ہے تو کونسا علاقہ پایا جاتا ہے جزئیت، کلیت، تشبیہ
سبب ... سببیت کا علاقہ پایا جاتا ہے ... احوال سبب ہیں ان احوال
کے ... کلام مقتضی الحال کے مطابق ہوتا ہے۔ اگر علاقہ مجاز ... میں

تحقیق ... حال اور مقتضی حال دونوں الگ ... مقتضی حال ایک
کلام کلی ہے ... مثلاً اگر حال تاکید کا تقاضا کرے
تو اب ... مؤکد ... اگر ... اللہ ... کرنا ہو ... مقتضی حال ایسا
کلام ہے ... کو حذف کر دیا جاتا ہے

جواب: آپ ... مقتضی الحال ... کلام کلی ہے تو ... کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ ان احوال
کی وجہ سے کلام مقتضی حال کے مطابق ہوتا ہے مقتضی الحال سے مراد بھی مطابق ہوتا ہے
تب عبارت کا مطلب ... کلام کلام کے مطابق ہوتا ہے۔

(ج) کلام کا مقتضی حال کے مطابق ہونا سے مراد ایسی کلام سے مراد کلام جزئی ہے کہ وہ کلام
جس کو متکلم ذکر کرتا ہے اگر وہ کلام مقتضی الحال کے مطابق ... کلام ... کی

[illegible]

(1) [illegible]

[illegible] احوال [illegible] احوال [illegible]

[illegible] احوال [illegible] احوال [illegible]

[illegible] احوال [illegible]

(2) [illegible]

[illegible]

علم معانی [illegible] کلام کی تراکیب [illegible] اور جو

استعمال [illegible] تراکیب میں [illegible]

خواص [illegible] مقتضائے حال کے مطابق

کلام کو جاری کرنے میں غلطی سے بچا جائے

(1) [illegible]

[illegible] (1) [illegible]

[illegible]

[illegible] (2) [illegible]

[illegible]

معرفت ہے (کہ یہ فن ذات بلیغ کی ہے) اور یہاں بلاغت کی جانب پر موقوف ہے نہیں، تراکیب بلاد
تھا اور دلالت کی جانب ہے اور بلاغت کا جاننا بلیغ کے تراکیب بلغاء پر موقوف ہے
پھر اعتراض (2) بلاغت کی المتکلم کی جو سکاکی نے تعریف کی ہے
تردید (تعریف) کا اعتراض ہے یہ اس حد کو پہنچ جانا کہ اسے خصوصیت حاصل ہو تراکیب
کے دوران کو ادا کرنے اور ان طرح وجوہ تشبیہ کو ادا کرنے کی اقسام کو
ان تمام طریقے پر ذکر کرنے کی کہے؟
اس تعریف میں
تراکیب کا لفظ آیا ہے اور اس سے مراد تراکیب بلغاء ہے تو اس دور کا انداز
بلاغت اور دلالت کی طرف تراکیب بلغاء پر موقوف ہے اور تراکیب بلغاء کا جاننا
بلاغت کے جاننے پر موقوف ہے یہی تو دور لازم آ رہا ہے اسی لئے تعریف کو چھوڑا
(2) اگر ان کی تعریف میں تراکیب سے تراکیب بلغاء مراد نہیں لیکہ کچھ اور مراد ہے
تو اس بات کو سکاکی نے وضاحت نہیں کی کیا مراد ہے تو اس بات پر تعریف نا معلوم
بات لازم آئے گی اسی وجہ سے تعریف کو چھوڑ دیا ہے۔
علامہ سکاکی نے تتبع سے کیا مراد لیا ہے ایک تعریف میں
جواب اعتراض کا جواب دیا (تتبع والا) سکاکی نے تتبع سے علم معرفت مراد لیا ہے
کیونکہ یہ اکثر استعمال ہوتے ہیں اور یہ اطلاق ہے تتبع ملزوم اور معرفت علم لازم
ہے تتبع کو علم لازم ہے یہاں پر ملزوم بول کر لازم مراد لیا ہے تتبع ذکر کرنے کی وجہ یہ
ہے اور یہ اس بات پر تنبیہ ہے کہ یہ علم ہوا اسے حاصل ہوگا کہ جو تراکیب
بلغاء میں تتبع کرے حاصل کرے یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی اہل عرب ایسی فطرت سلیمہ
رکھتا ہو اور تراکیب بلغاء کو جان لے تو علم معانی کا علم نہیں کہے آپ فرماتے ہیں
کہ میں نے ایک تعریف میں یہاں استعمال کیا تتبع کو لفظ اور اس کا استعمال
کیا اور کی تعریف کی اس سے کسی اہل عرب کی بات پر تنبیہ کر دیا تو
اور یہ بات واضح کر دیتے ہیں دوسرا جواب دیا تعریف تراکیب کا
لفظ استعمال ہوا اس سے مراد تراکیب بلغاء مراد نہیں بلکہ صراحت نہیں کی ہے بلکہ ان کی
تراکیب مراد ہیں جن کی صاحب تمییز اور صاحب معرفت والے ہیں ان کی تراکیب
مراد ہے اگر یا فرض یہاں بھی لیا جائے کہ تراکیب سے تراکیب بلغاء مراد لی گئی ہے تو لیکن
پھر ان تراکیب سے ان بلغاء کی تراکیب مراد ہیں جو بلاغت کے ساتھ متصف ہیں

[illegible] علم معانی [illegible] بلاغت [illegible] اس مذکورہ معنی پر موقوف نہیں

[illegible] تراکیب بلغاء کا جاننا معلوم ہو سکتی ہیں [illegible]

[illegible] بلاغت کا مذکورہ معنی [illegible] مثلاً امرؤ القیس [illegible] اس

[illegible] کلام [illegible] اور [illegible] کر کے [illegible]

[illegible] کلام [illegible] تو [illegible]

[illegible] تراکیب [illegible] پر موقوف نہیں بلاغت کی تعریف [illegible] علم معانی

[illegible] تراکیب [illegible] بلاغت [illegible] موقوف نہیں) تو دور [illegible] لازم نہیں [illegible]

[illegible] لازم [illegible] تعریف [illegible] درست [illegible]

[illegible] اعتراضات کا جواب [illegible]

[illegible] تراکیب [illegible] تراکیب بلغاء [illegible] تو [illegible] سمجھو [illegible] لازم آئے گی [illegible]

[illegible] تراکیب [illegible] مراد [illegible] تراکیب [illegible] متکلم [illegible] تعریف [illegible]

[illegible] (تتبع خواص تراکیب [illegible] {

[illegible] تراکیب کے خواص [illegible]) [illegible] قول اس

[illegible] متکلم اپنی ہر ترکیب کو اس جگہ میں لائے جو اس کے لائق ہو

[illegible] اس طرح [illegible] متکلم اس ترکیب کو استعمال

[illegible] اپنی ترکیب [illegible] استعمال [illegible]

[illegible] مخاطب [illegible]

[illegible] متکلم اپنی ترکیب کو اس کی

مناسب جگہ میں [illegible] آیا ہے [illegible]

[illegible] تراکیب [illegible]

[illegible] بلاغت کی تعریف [illegible] تراکیب [illegible] تراکیب بلغاء

مراد [illegible] تراکیب [illegible] متکلم [illegible] تراکیب [illegible] مراد نہیں تو [illegible]

[illegible] بلاغت [illegible] لازم آئے گا [illegible] تعریف

[illegible]

(1) [illegible]

[illegible] علم سوائی کا مقصود

[illegible]

اجتہاد کی [illegible] ہیں) اجتہاد کامل ۔ اجتہاد [illegible]

اجتہاد کامل [illegible] تمام افراد خارج [illegible]

[illegible]

* علم کا ایک [illegible]

① [illegible] ② [illegible] ③ [illegible] ④ [illegible]

⑤ [illegible] ⑥ [illegible] ⑦ [illegible] ⑧ [illegible]

۱۳

(3) [illegible]

[illegible]

نسبت خارجیہ کی تعریف: کلام کی تقسیم خبر اور انشاء کی تقسیم میں جو نسبت خارجیہ مراد لی گئی ہے وقوع نسبت یا لاوقوع نسبت ذہن کے ساتھ یا ایقاع نسبت یا سلب نسبت کے ساتھ نہ کہ [illegible] کیونکہ [illegible] خبریہ کو شامل ہے انشاء کو شامل نہیں [illegible] انشاء [illegible] نسبت خارجیہ [illegible] کلام کے دو اجزاء کا ایک دوسرے کے ساتھ ایسا تعلق [illegible] تعلق [illegible]

وجہ حصر بیان کریں؟

(14)

(ج)

کلام یا تو خبر ہوگا یا انشاء۔ اگر کلام خبر ہے اور نسبت کلامیہ کے لئے 3 زمانوں میں سے کسی ایک زمانے میں نسبت خارجیہ بھی ہو تو اب دو صورتیں ہیں (1) یا تو نسبت کلامیہ نسبت خارجیہ کے مطابق ہوگی مطلب دونوں سلبی یا ایجابی ہوں گی (2) یا نسبت کلامیہ نسبت خارجیہ کے مطابق نہ ہوگی مطلب ایک سلبی تو دوسری ایجابی ہوگی تو یہ کلام خبر ہوگا اور اگر نسبت کلامیہ کے لیے نسبت خارجیہ نہ ہو جیسے (اضرب وغیرہ) یا نسبت خارجیہ تو ہو لیکن مطابقت اور عدم مطابقت کا مقصد نہ کیا گیا ہو تو ان صورتوں میں کلام انشاء ہوگا۔ لیکن

اگر کلام خبر ہو تو خبر کے لئے مسند الیہ اور مسند اور اسناد کا ہونا ضروری ہے تو یہ تین الگ باب ہو گئے اور مسند کے لئے بھی متعلقات فعل بھی ہوتے ہیں جبکہ وہ مسند فعل ہو یا معنی فعل میں ہو تو یہ احوال متعلقات فعل ہو گیا۔ اسناد اور تعلق [illegible] میں سے ہر ایک یا تو قصر کے ساتھ ہوگا یا نہیں قصر کے ساتھ ہو تو باب قصر ہے اور اگر بغیر قصر کے ہے تو مستقل قصر میں چلا جائے گا ہر جملہ دوسرے جملے کے ساتھ ملا ہوا ہوگا تو ان کے درمیان عطف ہوگا یا نہیں اس اعتبار سے وصل اور فصل ہوگا اور کلام بلیغ اصل مراد پر فائدہ کے لئے زائد ہوگا یا نہیں ہوگا یہ ایجاز اطناب مساوات ہوگا۔

اعتراض: مسند الیہ و مسند اور اسناد اور اس کے علاوہ جو [illegible] خبر میں پائے جاتے ہیں اسی طرح انشاء میں بھی پائے جاتے ہیں تو خبر کو خاص کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے

(ج) وجہ اختصاص یہ ہے خبر کے کثرت استعمال کی وجہ سے یا خبر کے کثرت لطائف کی وجہ سے یا خبر کے اصل ہونے کی وجہ سے خاص کیا

Scanned with CamScanner

سوال: ... [illegible] ... کے فائدہ کی حدود اصول آگاہی

(ج)

اس لئے گوانی زیادہ تفصیل بیان کر دی جائے

اعتراض

جو کلام بلیغ ہے وہ تو مقید ہے یا ابواب فائدہ کی حد بندی کرنے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ کلام بلیغ

میں ... [illegible] ... فائدہ جو زیادتی بلا فائدہ ہو تو کلام

بلیغ نہ ہوگا

(اعتراض)

8 ابواب میں جو وجہ حصر بیان کی ہے وہ وجہ حصر تو

ما دل ظاہر ہے اس کو ذکر کرنے کا کوئی فائدہ نہیں

(ج)

دعوی پر دلیل ہو اس لئے مانتے آٹھ آٹھ باب مانتے ہیں قصر فصل وصل ایجاب اطناب مساوات

اب ... [illegible] ... مسند الیہ۔ احوال اسناد خبری مسند میں ڈال دیتے آٹھ ذکر کیوں کیا

آٹھ ذکر کرنے کی کیا وجہ ہے اگر آٹھ ذکر کرتا تو ہر ایک کی وجہ بیان کرتے ورنہ ہم نہیں تے

دعوی کو ... [illegible] ... اعتراض کے ... جس طرح یہ تینوں احوال اسناد خبری مسند الیہ

یا مسند سے ہیں اسی طرح تقدیم و تاخیر تعریف و تنکیر ذکر و حذف وغیرہ یہ بھی انہی میں سے ہو جائیں گے

تو ان احوال میں سے ہر ایک کو آٹھ آٹھ کیوں نہ باب بنایا

حصر کی قسمیں حصر عقلی جو حصر نفی یا اثبات کے درمیان تردید کے ساتھ بیان کی جائے

حصر عقلی ہے۔ جنہوں نے علم معانی کی عقلی حصر بیان کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے

علم معانی کے 8 ابواب کی وجہ حصر عقلی بیان کی ہیں علم معانی کے صرف 8 احوال ہیں اس کے

علاوہ مسند اور مسند الیہ کے احوال میں ... کلام کا مقصد ... ان 8 احوال کے

علاوہ اور بھی ہیں

سوال: شارح تفتازانی نے جو حصر ذکر کی ہے اسے بیان کریں؟

(ج) ... [illegible] ... کہ لفظ یا تو مفرد یا جملہ ہوگا۔

اگر جملہ ہو تو یہ احوال اسناد خبری ہیں یہ پہلا باب ہے اگر مفرد ہو تو عمدہ یا فضلہ

ہوگا عمدہ ... اور فضلہ میں احوال متعلقات فعل ہوں گے یہ دوسرا باب ہے

اگر مفرد عمدہ ہو تو دو صورتیں ہیں مسند الیہ یا مسند ہوگا اب 3 ابواب مفرد کے

بنائے ہیں اس لئے کہ فضلہ اور عمدہ میں فرق ہو جائے اور عمدہ کی دونوں قسموں میں

فرق ہو جائے۔ جملہ اور مفرد کے کچھ احوال ایسے ہیں جن میں زیادہ پوشیدگی ہے پیچیدگی ہے

زیادہ ابحاث ہیں اور مختلف طریقے ہیں ان کے وہ احوال قصر میں ہے یا پانچواں باب

ہے جملے کے کچھ احوال ایسے ہیں جن کی شان و عظمت زیادہ ہے اور بلغاء ان کا اہتمام

زیادہ کرتے ہیں یہ احوال فصل و وصل ہے یہ چھٹا باب ہے۔

Scanned with CamScanner

اور کچھ احوال ایسے ہیں جن کا تعلق نہ مفرد سے ہے نہ جملے سے بلکہ دونوں میں جاری ہوتے ہیں
ان کا استعمال کبھی زیادہ کلمات کی زیادہ میں ایجاز، اطناب، مساوات یہ
ساتواں باب ہے ان تمام احوال میں خبر اور انشاء مشترک ہیں جبکہ کچھ ابحاث ایسی
ہیں جو خبر کا تقاضا نہیں کرتیں بلکہ انشاء سے ہے انشاء آٹھواں باب ہے اس طرح علم معانی
آٹھ ابواب پر مشتمل ہو گیا

(س ۲) تنبیہ کے لغوی اور اصطلاحی معنی اور بحث کا نام تنبیہ کیوں رکھا۔

(ج) لغوی معنی غافل کو بیدار کرنا اصطلاح میں مراد بعد میں آنے والے اس تفصیلی کلام کا
نام ہے جس کی پہلے اجمالی اشارہ کے ذریعے وضاحت ہو۔ تنبیہ نام اس لیے رکھا کہ ماتن کے قول
(تطابق) اور لاتطابقہ اجمالاً صدق و کذب کا ذکر ہو چکا تھا اب اسی صدق و کذب کی تفصیل بیان کر دی کہ
ماتن نے خبر کی تعریف مطابقت اور عدم مطابقت کے ساتھ کی ہے تو خبر کی مشہور تعریف سے عدول
کیوں کیا مشہور تعریف یہ ہے جو صدق و کذب کا احتمال رکھے؟

مشہور تعریف سے عدول کرنے کی وجہ دور لازم آتا ہے اس طرح کہ جو صدق و کذب کا احتمال رکھے
وہ خبر ہے خبر کا سمجھنا صدق و کذب پر موقوف ہے اور صدق یہ ہے کہ خبر کا واقع کے مطابق ہونا تو
صدق کا سمجھنا خبر پر موقوف ہے نتیجہ نکلا خبر کا سمجھنا خبر پر موقوف ہے اس دور سے بچنے کے لیے
عدول کیا۔ تفتازانی نے جواب دیا مشہور تعریف میں بھی دور لازم نہیں آتا وہ اس طرح
خبر کی تعریف ہو رہی ہے نسبت کلامیہ نسبت خارجیہ کے مطابق ہو گی یا نہیں تو اگلی اس خبر کی تعریف
میں خبر سے مراد کلام مخبر بہ ہے البتہ کلام جس کے ذریعے خبر دی جائے، زید قائم اور صدق کی
تعریف کلام کا واقع کے مطابق ہونا صدق کی تعریف میں خبر سے مراد اخبار ہے لہذا جہتیں بدلی تو دور
نہیں لازم نہیں آئے گا۔ صدق و کذب دونوں کلام اور متکلم کی صفت بنتے ہیں جبکہ خبر کی
مشہور تعریف میں صدق و کذب کلام کی صفت ہیں کہ کلام سچا اور جھوٹا ہوتا ہے جبکہ مطابقت کی
(۸) تعریف میں صدق ہے یہ متکلم کی صفت ہے۔ اب بھی جہتیں بدل گئی

(س) صدق و کذب کے درمیان خبر کے منحصر ہونے کی آئمہ کا اختلاف بیان فرمائیں؟

جمہور اور نظام معتزلی کا مذہب یہ ہے کہ خبر صدق و کذب کے درمیان منحصر ہے ان کے علاوہ
تیسری قسم نہیں ہے جبکہ جاحظ معتزلی کا مذہب یہ ہے کہ خبر صدق و کذب کے درمیان منحصر نہیں
بلکہ ان دونوں کے علاوہ ایک تیسری قسم بھی ہے لا صادق ولا کاذب کہتے ہیں اس کو۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

اس اعتراض [illegible] ذات کو قدرت حاصل ہے [illegible] ذکر کرتا ہوں
کہ [illegible] قول کی مطابقت [illegible] ارشاد فرمایا [illegible]
فرمایا کہ یہ بہت سخت قول ہے۔ [illegible] اعتقاد [illegible]
اور خبر بخبر سے اعتقاد کے مطابق ہوتی ہیں اور دو صورتیں [illegible]
صورت [illegible]
[illegible] حقیقت میں [illegible]
[illegible]
جیسا کہ علمائے منطق نے اسی کی صراحت کی ہے

جب منافقین کہتے ہیں کہ [illegible] انک لرسول اللہ [illegible] واللہ [illegible]
منافقین آپ [illegible] منافقین جھوٹے ہیں [illegible] واللہ [illegible]
منافقین [illegible] انک لرسول اللہ [illegible] جھوٹے [illegible]
واقع کے مطابق [illegible]
صدق اور مطابقت [illegible] اگر واقع کے مطابق ہو تو منافقین کو جھوٹا کہنا درست
[illegible] تو پھر [illegible] غلط [illegible] قول درست ہے

(۲)

الزام [illegible] منافقین کو انک لرسول اللہ [illegible] اقرار [illegible]
[illegible] شہادت [illegible] اقرار دیا ہے (یہ) شہادت [illegible] قبول [illegible]
[illegible] شہادت [illegible] جھوٹے ہیں [illegible]
شہادت کی طرح [illegible] شہادت [illegible]
واقع کے مطابق [illegible] اس طرح [illegible] منافقین [illegible] انک لرسول اللہ [illegible]
[illegible] منافقین [illegible]
[illegible] واللہ [illegible]
واقع کے مطابق [illegible] اس بات میں کوئی شک نہیں کہ [illegible]

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

28/01/2020 شغل شروع

الباب الاول

احوال اسناد خبری

23) اسناد خبری یا نسبت کی تعریف کریں؟

ایک کلمہ کو یا جو کلمہ کے قائم مقام ہو اس کو ملا دینا دوسرے کلمے کے ساتھ اس طرح کہ وہ ملانا حکم لگانے کا فائدہ دے یعنی اس بات کا کہ ان دو کلموں میں سے ایک کلمہ کا مفہوم ثابت ہے دوسرے کلمے کے مفہوم کے لیے یا ایک کلمے کی دوسرے کلمے سے نفی کی گئی ہو۔

24) صاحب مفتاح العلوم نے نسبت کی جو تعریف ذکر کی ہے وہ کیا ہے اور شارح نے کیوں کہا ہے کہ ہماری یہ تعریف اولیٰ ہے علامہ سکاکی کی تعریف سے؟

یہ بات ہمیں قطعی طور پر معلوم ہے کہ مسند الیہ اور مسند یہ لفظ کی صفت ہیں کیونکہ یہ کلمہ ہوتے ہیں اور لفظ کی صفت ہوتے ہیں تو گویا شارح نے ان کو لفظ کی صفت بنایا ہے نحویوں کے عرف کے مطابق جبکہ علامہ سکاکی نے یہ تعریف کی تھی کہ "مسند الیہ کے مفہوم کو مسند کے مفہوم کے لیے ثابت کرنا" تو انہوں نے مسند الیہ اور مسند کو معنی کی صفت بنا دیا اور یہ نحویوں کے خلاف ہے۔

25) خبر کی ابحاث کو کیوں مقدم کیا اور انشاء کی بحث کو کیوں مؤخر کیا

خبر کی بحث کو 3 وجوہات کی بناء پر مقدم کیا ہے (1) ماتن نے شروع کیا خبر کی ابحاث کو کیونکہ خبر کی عظمت بہت ہوتی ہے کیونکہ نظریات خبر ہی ہوتے ہیں اور انکو خبر کے ذریعے سے ہی بیان کیا جاتا ہے (2) خبر کا فائدہ بہت زیادہ ہوتا ہے کیونکہ اکثر جملے ان کا تعلق خبر سے ہی ہوتا ہے اور خبر کثیر صورتوں میں پائی جاتی ہے (کبھی جملہ اسمیہ و فعلیہ وغیرہ میں) اور انشاء کی صورتیں بہت کم ہیں اور خبر کے اندر حیرت والی تعبیرات اکثر واقع ہوتی ہیں اور خبر ہی کے ذریعے اکثر واقع ہوتی ہیں وہ خصوصیات جنکی وجہ سے فضیلت حاصل ہوتی ہے (3) کلام کی دو قسمیں ہیں خبر اور انشاء اور خبر اصل ہے اور انشاء فرع ہوتی ہے اور اصل فرع پر مقدم ہوتی ہے۔

26) خبر اصل اور انشاء فرع ہے اس بات پر کیا دلیل ہے جبکہ دونوں ہی کلام کی قسمیں ہیں؟

انشاء خبر سے حاصل ہوتی ہے یا تو مشتق ہو کر جیسا کہ امر نہی یا اکثر انشاء منقول ہے خبر سے نقل ہو کر جیسا کہ عسیٰ اور نعم بئس وغیرہ یا خبر پر کسی حرف کا اضافہ کر کے انشاء بنتی ہے جیسا کہ ذھب زید یہ خبر ہے اس پر ہمزہ استفہام کا اضافہ کر دیا اور یہ انشاء بن گیا۔

Scanned with CamScanner

س: نسبت کو احوال اسناد خبری کے احوال کیوں مقدم کیا جاتا ہے؟ اسناد خبری
ہو تو پہلے مسند الیہ اور مسند کو پایا جانا ہے لہذا پہلے مسند الیہ پھر مسند کے احوال
پھر اسناد خبری کے احوال ذکر فرمائے

احوال اسناد خبری کو مقدم کیا اس لئے کہ علم معانی بحث کرتا ہے اس لفظ کے احوال
سے جو مسند الیہ اور مسند کے ساتھ متصف ہوتا ہے اور یہ نسبت کے پائے جانے کے بعد ہی
ثابت ہوگا کیونکہ جب تک ان دونوں میں سے ایک کی دوسرے کی طرف نسبت نہ کریں گے
تو ان میں سے ایک مسند الیہ اور دوسرا مسند نہ بنے گا اس اعتبار سے دیکھا جائے تو پہلے
نسبت ہے اور جو آپ کہ رہے ہیں کہ اسناد سے پہلے مسند اور مسند الیہ پایا
جانے اس سے مراد ذکری ذات پائی جائے۔

س: مخبر سے کیا مراد ہے اور اپنی خبر سے اسکا مقصود کیا ہوتا ہے؟

مخبر سے مراد جو اطلاع خبر دیتا کیا گیا ہو یہ مراد نہیں کہ جملہ خبریہ کا تلفظ کرنے والا
مراد نہیں ہے مخبر کا اپنی خبر سے مقصود دو ہی چیزیں ہو سکتی ہیں یا تو مخاطب کو
کسی حکم کا فائدہ پہنچانا مقصود ہوتا ہے یا مخبر کا اپنی خبر سے مقصود یہ بتانا ہوتا ہے کہ وہ
بھی اس حکم کو جانتا ہے جبکہ یہاں پر جملہ خبریہ کا تلفظ کرنے والا مراد نہیں ہے ۔

س: حکم سے کیا مراد ہے؟

یہاں حکم سے مراد وقوع نسبت یا لا وقوع نسبت مراد ہے یہاں پر ایقاع نسبت یا انتزاع
نسبت مراد نہیں حکم سے یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ مخبر کا اپنی خبر سے مقصود یہ نہیں
ہوتا کہ مخاطب کو اس بات کا فائدہ پہنچانا کہ اس نے نسبت واقع کی ہے نہ ہی یہ غرض
مقصود ہوتی ہے کہ خود مخبر بھی اس بات کو جانتا ہے اور اگر بالفرض ایقاع نسبت
مراد لی تو اس حکم کے انکار کی وجہ نہ بنے گی کیونکہ یہ بات نا ممکن ہے
کہ مخبر سے کہا جائے کہ اس نے نسبت واقع نہیں کی ۔

فائدۃ الخبر اور لازم فائدۃ الخبر سے کیا مراد ہے نیز
پہلے فائدۃ الخبر پھر لازم فائدۃ الخبر کو کیوں لائے

وہ حکم جس میں مخاطب کو حکم کا فائدہ پہنچانا مقصود ہو اس کو فائدۃ الخبر
اور وہ حکم جس میں مقصود مخاطب کو اس بات کا فائدہ پہنچانا مقصود ہو کہ متکلم بھی اس
حکم کو جانتا ہے یہ لازم فائدۃ الخبر ہے۔

Scanned with CamScanner

یعنی فائدہ اور لازم فائدہ الخبر کے درمیان ... ان کے درمیان فائدہ خبر اور
لازم فائدہ خبر کے درمیان نسبت ہے اور جب فائدہ خبر پایا جائے گا
تو لازم فائدہ خبر پایا جائے گا لازم فائدہ پایا جائے تو فائدہ خبر کا پایا جانا ضروری نہیں
مثلاً ... ان دونوں کے درمیان لازم اور ملزوم کا رشتہ ہے لازم
العام ہے جہاں ... یا اعتقاد کے اعتبار سے ہو ان کے درمیان نسبت
عموم خصوص مطلق ہے ملزوم خاص اور لازم عام ہے۔

فائدہ خبر (ملزوم)۔ لازم فائدہ خبر کے بغیر پایا جانا محال ہے یعنی ملزوم کا لازم کے بغیر پایا
جانا محال ہے اور خاص کے بغیر عام کا پایا جانا محال نہیں ہے یعنی فائدہ خبر کے بغیر
لازم فائدہ خبر کا پایا جانا محال نہیں ہے ... مثلاً جب مخاطب
کے ... علم ہو تو متکلم مخاطب کو ... خبر ... کا قصد کرے اب
فائدہ خبر حاصل ... اب متکلم لازم فائدہ خبر کا قصد کرے تو ... کہ لازم
فائدہ خبر پایا جائے گا لیکن فائدہ خبر نہ پایا جائے گا۔ اس صورت میں مخاطب کو
پہلے ہی سے علم ہوگا

سوال: بعض اوقات مخاطب فائدہ الخبر اور لازم فائدہ دونوں کا عالم ہوتا ہے پھر
بھی اسے علم کا فائدہ نہیں پایا جاتا ہے ...

اس لئے کہا جاتا ہے کہ مخاطب کو ... اتارا جاتا ہے جاہل کے مرتبے میں ہوتا وہ اپنے علم کے
مطابق عمل نہیں کرتا جو شخص اپنے علم کے مطابق عمل نہ کرے وہ اور جاہل دونوں برابر ہوتے ہیں
جیسے ... نماز کی فرضیت کا علم حاصل ہے اسے فائدہ اور لازم فائدہ خبر کا علم حاصل ہے لیکن پھر بھی ...
... نماز فرض ہے اگرچہ دونوں کا عالم ہے پھر بھی جاہل کے مرتبے میں اتارا گیا ہے علم کا
تقاضا تھا کہ علم پر عمل کرتا ... جاہل کے مرتبے میں اتارا گیا ہے۔

۲ دوسری مثال ... مخاطب جو سوال کرنے والا ہو وہ عالم بھی ہو
... مخاطب سائل ...
... سوال کیا ہے جاہل کے مرتبے میں اتارا ہے اس لئے ...
... (3) ...
میں کیا ہے ... بعض اوقات مخاطب کو فائدہ خبر اور لازم فائدہ خبر کا علم ہوتا ہے پھر بھی وہ ...
... سوال کرتا ہے ... واقع ہو جائے۔

۱ ڈاکٹر یوسف طٰہٰ پر کے طلاق (الفاظ) صورتیں

۲ اسناد حقیقت عقلی و مجازی کی تعریف و وضاحت